علم اسباب نزول۔ تجزیاتی مطالعہ

(THE CAUSES OF THE REVEALATION OF THEQURAN)

Dr. Farooq Haider
Associate Professor, Dept. of Islamic Studies, Govt. College University, Lahore.

Abstract: The Qur'an has been revealed for guidance, for all times and situations to come. However, various verses were revealed at a particular time in history and in particular circumstances. These are called Asbab al- Nuzool. Knowledge of the Occasions of revelation plays vital role in deciphering Quranic Text. This article responds to the basic questions that how the asbab of Quranic verse can be investigated? What are the functions of the asbab in exegesis? What are the asbab narratives designed to accomplish? What are the reason behind multiple narrations of Asbab? How the contradictory statements about asbab of a verse can be settled. The denial of narrations of asbab leads to wrong explanations of the Quranic verses. The article gives detailed information about the different opinions of the Scholars of Qurnic Sciences and have been analysed.

Keywords: Asbab al-Nuzool, Revelation, Quranic verses.

علوم القرآن کے مباحث میں سے ایک اہم بحث سبب نزول کی معرفت ہے۔ قرآن مجید کی متعدد آیات ایسی ہیں جن کی تفہیم ان کے نزول کے اسباب کی واقفیت پر منحصر ہے۔ لہٰذا "ایسی آیات جن کے نزول کا سبب کوئی خاص واقعہ یا سوال ہو تو وہ واقعہ یا سوال ان آیات کا سبب نزول کہلائے گا" لیکن اس کا مطلب ہر گز یہ نہیں ہے کہ بقیہ تمام آیات بنا کسی سبب کے نازل ہوئی کیونکہ پورے قرآن مجید کا مجموعی سبب نزول انسان کی ہدایت ہے۔ اس لئے ہر آیت کو کسی خاص واقعہ یا حادثہ کے ساتھ خاص کر دینا اور پھر اسے اس آیت کا سبب نزول قرار دینا درست نہیں۔ اس حقیقت کو شاہ صاحب نے یوں بیان کیا ہے:

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

"عام مفسرین نے ہر ایک آیت کو خواہ وہ مباحثہ کی ہو یا احکام کی کسی قصے کے ساتھ مربوط کیا ہے اور اس قصے کو اس آیت کے نازل ہونے کا سبب بتایا ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ نزول قرآن سے اصلی مقصد نفس انسانی کی تہذیب اور باطل عقائد اور فاسد اعمال کی تردید ہے۔ پس عوام میں باطل عقائد کے سبب سے آمیاحثہ نازل ہو ، ر یں اور ان میں فاسد اعمال اور مظالم کی اصلاح کے لئے آیات احکام اتاری گئیں۔ اسی طرح آیات تذکیر کے نزول کا سبب عوام کو غفلت سے بیدار کرنے کے لئے ہے جن میں یا تو اللہ کی نعمتوں کا بیان کیا گیا ہے۔ یا عذاب و انقلاب کی تاریخی واقعات یاد دلائے گئے ہیں۔ یا موت اور اس کے بعد ہونے والے ہولناک واقعات کی وضاحت کی گئی ہے۔ جزئی واقعات کا جہاں بیان کیا گیا ہے وہ فی نفسہ مقصود نہیں ہیں۔ مگر صرف بعض آیتوں کا معاملہ اس سے مختلف ہے۔ یہ وہ آیتیں ہیں جو ان واقعات کی طرف اشارہ کرتی ہیں جو آنحضرت ﷺ کے زمانے میں یا اس سے کچھ پہلے واقع ہوئے۔ کیونکہ اس اشارے سے سننے والے کے دل میں انتظار کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور وہ توجہ سے واقعہ کی تفصیل سننا چاہتا ہے۔ اس لئے ہم پر لازم ہے کہ ان علوم کی تفصیل اس طرح کریں کہ جزئی واقعات کو بیان کرنے کی تکلیف نہ اٹھانی پڑے"۔(۱)

یعنی باطل عقائد، فاسد اعمال اور قلوب کی غفلت ہی وہ اسباب ہیں جن کی اصلاح و تزکیہ کے لیے آیات مخاصمہ، آیات احکام اور آیات تذکیر نازل ہوئیں۔ موضوع زیر بحث کا تعلق آیات کی اس قسم سے ہے جو کسی خاص واقعہ، حادثہ یا سوال کے بعد نازل ہوئیں۔ ایسی آیات کے اسباب نزول کو جانے بغیر صحیح مفہوم ذہن نشین نہیں ہو سکتا۔

سبب نزول کی اہمیت و فوائد:

امام ابن تیمیہؒ نے سبب نزول کی اہمیت میں لکھا ہے۔

عرفة سبب النزول يعين على فهم الاية فان العلم بالسبب يورث العلم بالمسبب۔(۲)

سبب نزول کی پہچان آیات کے سمجھنے میں مدد دیتی ہے کیونکہ سبب کے علم سے مسبب کا علم حاصل ہوتا ہے۔

شاہ ولی اللہ نے اس حوالے سے مفسر کے لیے دو باتوں سے واقفیت کو ضروری قرار دیا:

۱۔ جن قصص و واقعات کے اشارے قرآنی آیات میں آتے ہیں ان کا علم ہو کیونکہ آیات کے اشارے کا سمجھنا واقعات کے علم کے بغیر ممکن نہیں۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۲۔ قصے کے وہ اجزاء ہی جاننے چاہئیں جن سے تمام باتوں کی تخصیص ہوتی ہے یا کوئی اور فائدہ حاصل ہوتا ہے مثلاً کلام کو اس کے ظاہری معنی سے پھیرنے کی وجوہ کو جاننا کیونکہ اس کے بغیر آیات کے اصل مقصد کو سمجھنا ممکن نہیں۔(۳)

فہم قرآن میں سبب نزول کی اہمیت کیا ہے اور اس سے کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں یہاں بطور مثال چند قرآنی شواہد درج ذیل ہیں:

ا۔ ایک فائدہ یہ ہے کہ آیت کے معانی سے واقفیت حاصل ہوتی ہے اور اشکال کا ازالہ ہوتا ہے۔(۴)

مثال کے لیے چند آیات درج ذیل ہیں:

سورہ آل عمران کی آیت (لا تحسبن الذین یفرحون بما اتوا)(۵) کے معنی سمجھنے میں مروان بن حکم کو اشکال ہوا۔(۶)

امام بخاری نے روایت نقل کی: مروان نے اپنے دربان سے کہا اے رافع تم حضرت ابن عباسؓ کے پاس جاؤ اور ان سے (اس آیت کے بارے) پوچھو کیونکہ (اس آیت سے تو معلوم ہوتا ہے) ہر انسان جو اسے نعمت ملے اگر اس پر وہ خوش ہوتا ہے اور اس بات کو پسند کرتا ہے کہ جو اس نے نہیں بھی کیا اس پر بھی اس کی تعریف کی جائے۔ اس وجہ سے اگر وہ لائق عذاب ہے۔ تو پھر ہم سب کو عذاب ہونا چاہئے۔ اس پر حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: تمہارا اس آیت سے کیا تعلق ہے۔ نبی کریم نے یہود کو بلایا اور ان سے کسی چیز کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے اصل بات کو چھپالیا اور آپ کو کچھ اور بتادیا۔ اب انہوں نے یہ سمجھا کہ انہوں نے آپ کو اس بات کی خبر دے دی ہے جس بارے آپ نے ان سے پوچھا لہٰذا اس پر ان کی تعریف کی جائے حالانکہ حق بات چھپا رکھنے پر وہ خوش تھے۔ اس کے بعد حضرت ابن عباسؓ نے یہ آیات پڑھیں:

(واذ اخذ اللہ میثاق الذین اوتوا الکتاب لتبیننہ للناس ولا تکتمونہ فنبذوہ وراء ظھورھم
واشتروا بہ ثمنا قلیلا فبئس ما یشترون لا تحسبن الذین یفرحون بما اتوا ویحبون ان
یحمدوا بما لم یفعلوا)(۷،۸)

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اور جب اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں سے پختہ عہد لیا تھا جن کو کتاب دی گئی کہ وہ لوگوں کے سامنے کتاب کو وضاحت سے بیان کریں گے اور اسے چھپائیں گے نہیں۔ پھر انہوں نے کتاب کو پس پشت ڈال دیا اور اسے تھوڑی قیمت کے عوض بیچ ڈالا کتنی بری ہے وہ قیمت جو وہ وصول کر رہے ہیں۔ جو لوگ اپنے کرتوتوں پر خوش ہوتے ہیں اور چاہتے یہ ہیں کہ ان کی ایسے کاموں پر تعریف کی جائے جو انہوں نے کئے بھی نہیں ان کے متعلق یہ گمان نہ کیجئے کہ وہ عذاب سے نجات پا جائیں گے ان کے لیے تو دردناک عذاب ہے۔

حضرت ابن عباسؓ نے جب آیت کے سبب نزول کی وضاحت کی تب جا کر مروان کا اشکال رفع ہوا۔

سورہ مائدہ کی آیت جس سے بظاہر یہ اشکال واقع ہوتا ہے کہ ایمان و عمل صالح اور تقویٰ کے ہوتے ہوئے جو کچھ بھی کھا لیا جائے اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ ارشاد باری تعالیٰ:

(لیس علی الذین آمنوا وعملوا الصالحات جناح فیما طعموا اذا ما اتقوا وآمنوا وعملوا الصالحات)(۹) اس آیت کے سبب نزول جاننے سے واضح ہوتا ہے کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی مراد و منشاء کیا ہے؟

حضرت برائیؓ سے روایت ہے حرمت شراب کے حکم سے پہلے آپ ﷺ کے کئی اصحابؓ وفات پا چکے تھے لہٰذا جب شراب حرام ہوئی تو لوگوں نے کہا ہمارے ان اصحابؓ کا کیا ہوگا جو وفات پا گئے اور وہ شراب پیا کرتے تھے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔۔۔(۱۰)

سورہ بقرہ کی آیت (ان الصفا والمروۃ من شعآئر اللہ فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح علیہ ان یطوف بہما ومن تطوع خیرا فان اللہ شاکر علیم) (۱۱) سے بظاہر یہ شبہ ہوتا ہے کہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی مباح ہے اگر نہ بھی کی جائے تو کوئی گناہ نہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ ایسی ہی غلطی حضرت عروہؓ کو بھی لگی جن کے استفسار پر حضرت عائشہؓ نے آیت کا سبب نزول بیان فرما کر شبہہ کا ازالہ فرمایا۔

روایت ہے ہشام بن عروہ سے کہ انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا کہ انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہؓ ام المومنین سے پوچھا اور اس وقت میں کم سن تھا کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان (ان الصفا والمروۃ من شعآئر اللہ فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح علیہ ان یطوف بہما) سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص صفا اور مروہ کا طواف نہ کرے تب بھی کوئی گناہ نہیں۔ حضرت عائشہؓ نے جواب دیا اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں اگر یہ مطلب ہوتا تو اللہ

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

تعالیٰ یوں فرماتے "اگر کوئی ان کا طواف نہ کرے تو کوئی گناہ نہیں" یہ آیت انصار کے حق میں اتری وہ حالت احرام میں مناۃ کا نام پکارتے یہ بت قدید۔(۱۲)(مکہ کے قریب جگہ کا نام) کے مقام پر رکھا ہوا تھا۔ انصار اس لئے صفا اور مروہ کا طواف برا سمجھتے تھے۔ جب اسلام آیا تو انہوں نے اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔۔(۱۳)

سورہ انفال کی آیت (وما رميت إذ رميت ولكن الله رمى) (۱۴)

یہاں الفاظ کے ظاہر سے اللہ کی مراد واضح نہیں ہو سکتی جب تک وہ واقعہ معلوم نہ ہو جس کی طرف اس آیت میں اشارہ پایا جاتا ہے۔ امام واحدی نے لکھا ہے:

"اکثر اہل تفسیر کی یہی رائے ہے کہ یہ آیت آپ کے غزوہ بدر کے روز وادی کی مٹھی بھر کنکریاں پھینکنے کے بارے نازل ہوئی۔ جب آپ نے مشرکین سے کہا چہرے مسخ ہو جائیں اور پھر مٹھی سے وہی کنکریاں ان کی طرف پھینکیں۔ کسی بھی مشرک کی آنکھ نہ بچی ہو گی جس میں کوئی نہ کوئی کنکر داخل نہ ہوا ہو۔(۱۵)

علامہ سے وطی نے بھی اسی قول کو مشہور قرار دیا۔(۱۶)

۲۔　اسباب نزول کی معرفت کا ایک فائدہ یہ ہے کہ اس سے "حکم کے مشروع ہونے کی حکمت معلوم ہوتی ہے"۔(۱۷)

جیسا کہ شراب کی حرمت میں نازل ہونے والی آیات کے سبب نزول کو جاننے سے حرمت شراب کی حکمتیں معلوم ہوتی ہیں اس طرح آیات ظاہر ہیں۔ لیکن یہاں کسی کو یہ غلط فہمی نہیں ہونی چاہیے کہ حکم پر عمل اس کی حکمت جاننے سے مشروط ہے۔

۳۔　ایک فائدہ یہ ہے کہ سبب نزول ہی کے ذریعے اس شخص کا نام معلوم ہوتا ہے جس کے بارے میں کوئی آیت اتری ہے اور آیت کے مبہم حصہ کی بھی اسی ذریعہ سے تعیین ہو سکتی ہے۔(۱۸)

چند آیات قرآنیہ بطور مثال درج ذیل ہیں:

(إلا تنصروه فقد نصره الله إذ أخرجه الذين كفروا ثاني اثنين إذ هما في الغار إذ يقول لصاحبه لا تحزن إن الله معنا)(۱۹)

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اگر تم نہ مدد کروگے (رسول کی) تو اس کی مدد کی ہے اللہ نے جس وقت اس کو نکالا تھا کافروں نے کہ وہ دوسرا تھا دو میں جب وہ دونوں تھے غار میں جب وہ کہہ رہا تھا اپنے رفیق تو غم نہ کھا بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

مذکورہ بالا آیت کے سبب نزول میں وارد روآیات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں ثانی اثنین، ھما، لصاحبہ اور معنا میں آپ کے ساتھ آپ کے صحابی حضرت ابو بکر صدیقؓ مراد ہیں۔(۲۰)

اسی طرح سورہ احزاب کی آیت (واِ ذ تقول للذی انعم اللہ علیہ وانعمت علیہ امسک علیک زوجک واتق اللہ وتخفی فی نفسک ما اللہ مبدیہ ---) (۲۱)

میں جس شخصیت پر انعام کی بات کی گئی وہ حضرت زید بن حارثہؓ ہیں۔

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ یہ آیت (و تخفی فی نفسک ما اللہ مبدیہ) حضرت زینب بنت جحش اور زید بن حارثہ کے بارے نازل ہوئی۔(۲۲)

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جب حضرت زید بن حارثہ نے رسول اللہ ﷺ سے حضرت زینب بنت جحش کی شکایت کی تو نبی کریم نے فرمایا اپنی بیوی کو اپنے پاس روک کے رکھو تو یہ آیت نازل ہوئی (وتحفی فی نفسک ما اللہ مبدیہ) (۲۳)

سبب نزول کی روایات سے ہی معلوم ہوتا ہے کہ سورہ احزاب کی ان آیات میں کن شخصیات کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے۔ جیسے درج ذیل آیت کے بارے مروان نے کہا کہ یہ حضرت عبد الرحمن کے بارے نازل ہوئی جواب میں حضرت عائشہ نے اس کے قول کی تردید فرمائی۔

(والذی قال لوالدیہ اف لکما اتعداننی ان اخرج وقد خلت القرون من قبلی)(۲۴)

اور جس شخص نے اپنے والدین سے کہا تف ہو تم پر تم مجھے اس بات سے ڈراتے ہو کہ میں (زندہ کر کے زمین سے) نکالا جاؤں گا حالانکہ مجھ سے پہلے بہت سی نسلیں گزر چکی ہیں۔(ان میں سے کوئی بھی جی کر نہیں اٹھا)۔

امام بخاری نے اس آیت کی تفسیر میں روایت نقل کی: یوسف بن مالک سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ مروان حضرت معاویہؓ کی طرف سے حجاز کا حاکم تھا اس نے خطبہ دیا جس میں یزید بن معاویہ کا تذکرہ کیا تا کہ حضرت معاویہؓ کے بعد لوگ اس کی بیعت کر لیں اس پر حضرت عبد الرحمن بن ابی بکر نے اس سے کچھ کہا تو مروان نے ان کو پکڑنے کا حکم

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

دیا۔ حضرت عبد الرحمن اپنی بہن حضرت عائشہؓ کے گھر چلے گئے وہاں انہیں کوئی نہیں پکڑ سکا۔ تو مروان نے (تنگ آکر غصہ میں) کہا کہ عبد الرحمن وہ شخص ہے جس کے بارے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ((والذی قال لوالدیه اف لکما اتعدنی)) اس پر حضرت عائشہؓ نے پردے کے پیچھے سے جواب دیا اللہ تعالیٰ نے ہمارے بارے قرآن مجید کی کوئی ایسی آیت نہیں اتاری البتہ اللہ تعالیٰ نے میری عفت میں آیات نازل کیں۔(۲۵)

۴۔ ایک فائدہ یہ ہے کہ سبب نزول کی معرفت سے حصر کا توہم دور ہوتا ہے۔ امام شافعی نے قول باری تعالیٰ (قل لا اجد فیما اوحی الی محرما۔۔۔۔الایة)۔(۲۶) کے معنی میں فرمایا ہے کہ جس وقت کفار نے اللہ کی حلال کی ہوئی چیزوں کو حرام اور اس کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال قرار دیا تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی کیونکہ کفار محض ضد کی وجہ سے ایسا کرتے تھے۔ اس لئے یہ آیت ان کے اس مقصد کی نفی کے لیے لائی گئی۔ گویا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کوئی چیز حلال نہیں ہے مگر وہی جس کو تم یعنی کفار نے حرام قرار دیا اور کوئی چیز حرام نہیں ہے مگر وہی جس کو تم نے حلال ٹھہرایا۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے کوئی شخص یہ کہے کہ تم آج میٹھا ہی کھاؤ گے تو دوسرا جواب میں یوں کہی کہ میں آج میٹھا ہی کھاؤں گا۔ یہاں آیت کا مقصد ضد کا اظہار ہے۔ حقیقت میں نفی واثبات نہیں ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا حرام ہیں یہ اشیاء: مردار، خون، خنزیر کا گوشت، اور وہ جانور جن پر غیر اللہ کا نام لیا گیا۔ جن کو تم حلال ٹھہرا رکھا ہے یہاں مقصد یہ نہیں کہ ان کے علاوہ سب حلال ہیں کیونکہ یہاں حرمت کا اثبات مقصود ہے نہ کہ حلت کا۔(۲۷)

سبب نزول کی پہچان:

آیات قرآنیہ کے نزول کے اسباب کو جاننے کے لیے ہمارے پاس ایک ہی راستہ ہے کہ منقولات کی طرف رجوع کیا جائے اس ضمن میں یہ ضرور ہے کہ ان روایات کی جانچ پڑتال ضرور کرلی جائے۔ امام واحدی نے لکھا ہے:

ولا یحل القول فی اسباب نزول الکتاب الا بالروایة والسماع ممن شاھد التنزیل ووقف علی الا سباب۔۔۔(۲۸)

یعنی کتاب اللہ کے سبب نزول کے بارے کوئی بات کہنا جائز نہیں سوائے ان لوگوں کی روایت و سماع کے جنہوں نے نزول قرآن کا خود مشاہدہ کیا اور جو اس کے اسباب سے واقف ہے۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

روایات سبب نزول کو جاننے کے لیے سب سے پہلے اقوال صحابہ کرامؓ کی طرف رجوع کیا جائے گا جو نزول قرآن کے نہ صرف عینی شاہد تھے بلکہ خودِ کیاآیات کے نزول کا سبب بھی تھے۔ عہد نبوی میں وہ واحد طبقہ صحابہ کرامؓ ہی کا تھا جو نزول قرآن کے مقامات، احوال و واقعات اور کس کس بارے کیا نازل ہوا اسے پوری طرح واقف تھا یہی وجہ ہے حضرت علیؓ نے فرمایا:

قسم ہے اللہ کی، کتاب اللہ کی کوئی آیت ایسی نازل نہیں ہوئی جس کے بارے میں یہ نہ جانتا ہوں کہ وہ کس بارے نازل ہوئی اور کہاں نازل ہوئی اور کس پر نازل ہوئی۔(۲۹)

ایسی ہی روایت حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے بھی منقول ہے۔(۳۰)

اسباب نزول سے متعلق صحابی کی روایت موقوف نہیں بلکہ مسند کہلائے گی۔ محدث امام حاکم نے لکھا ہے:

"فان الصحابی الذی شھدالوحی والتنزیل فاخبر عن آیة من القرآن انھا نزلت فی کذا وکذا فانه حدیث مسند"۔ (۳۱)

صحابہ کرامؓ کے بعد دوسرا طبقہ تابعین کرامؒ کا ہے جن کی سبب نزول کے بارے روایت کی قبولیت کے لیے علامہ سیوطی نے چند شرائط بیان کیں ہیں:

۱۔ اس کی سند صحیح ہو گی۔

۲۔ وہ تابعی ان آئمہ تفسیر میں سے ہو جو صحابہؓ سے روایت کرتے ہیں جیسے حضرت مجاھدؒ، حضرت عکرمہؒ اور حضرت سعید بن جبیرؒ۔

۳۔ اس روایت کو کسی دوسری مرسل روایت سے تقویت ملتی ہو۔(۳۲)

اگر مذکورہ بالا شرائط پوری ہوتیں ہوں تو بقول علامہ سیوطی ایسی روایت کو قبول کیا جائے گا۔ لیکن جہاں تک اس اصطلاح "نزلت ھذہ الایة فی کذا" کا تعلق ہے تو ضروری نہیں صحابہؓ یا تابعینؒ جب یہ فرماتے ہیں نزلت ھذہ الایة فی کذا تو وہ اس متعلقہ آیت کا سبب نزول بیان کر رہے ہوتے ہیں بلکہ وہ تفسیر ہو سکتی ہے یا وہ مفہوم یا حکم اس آیت میں داخل ہو سکتا ہے یا پھر ممکن ہے کہ وہ صحابی کا استدلال ہو۔ علامہ زرکشی فرماتے ہیں:

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

وقد عرف من عادة الصحابة والتابعین ان احدھم اذا قال نزلت ھذہ الایة فی کذا فانہ یرید بذلک ان ھذہ الایة تتضمن ھذا الحکم؛ لاان ھذا کان السبب فی نزولھا۔۔۔ فھو من جنس الاستدلال علی الحکم بالا یة؛ لا من جنس النقل لما وقع۔(۳۳)

صحابہؓ اور تابعین کی عادت سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جب ان میں سے کوئی یہ کہتا نزلت ھذہ الایة فی کذا (یہ آیت اس بارے نازل ہوئی)تو اس سے مراد یہ ہوتی تھی کہ یہ آیت اس حکم کو شامل ہے یہ نہیں کہ یہ آیت کے نزول کا سبب ہوتا۔ ان کا یہ کہنا اصل میں آیت کے ساتھ حکم پر استدلال کرنا ہے نہ کہ سبب نزول کا واقعہ نقل کرنا۔ اس مسئلہ میں نزلت ھذہ الایة فی کذا کی اصطلاح کو سمجھنا بہت ضروری ہے یہی وہ اصطلاح ہے جس کی وجہ سے شاہ ولی اللہ نے اسباب نزول کو ایک دشوار مسئلہ قرار دیا اور اس اصطلاح کی خوب وضاحت فرمائی۔

"صحابہؓ اور تابعین کے بیانات سے جو نتیجہ نکالا جا سکتا ہے وہ یہ کہ یہ حضرات جہاں یہ کہتے ہیں: نزلت فی کذا (یعنی یہ آیت فلاں بارے میں نازل ہوئی) تو یہ کسی خاص واقعہ سے مخصوص نہیں ہوتا جو آنحضرت ﷺ کے زمانے میں ہوا اور نزول آیت کا سبب بنا ان حضرات کی یہ عادت تھی کہ وہ ایسے مواقع کا جو آنحضرت ﷺ کے زمانے میں یا اس کے بعد آئے ہوں ذکر کرتے تو کہہ دیا کرتے کہ یہ آیت ایسے موقع پر نازل ہوئی اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ آیت پوری طرح اسی واقعہ پر منطبق ہو، بلکہ اصل حکم پر منطبق ہونا چاہیے۔ کبھی ایسا بھی ہوا ہے آنحضرت ﷺ کے مبارک زمانے میں کوئی واقعہ ہوا اور صحابہؓ نے اس سے متعلق کچھ سوال کیا اس پر حضور ﷺ نے اس کا حکم کسی آیت سے اخذ فرما کر موقع پر تلاوت کر دی۔ ایسے واقعات کو بھی بیان کرتے وقت صحابہ نزلت فی کذا کہہ دیا کرتے اور کبھی کہتے مانزل اللہ قولہ کذا یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنا حکم اس طرح نازل فرمایا۔ اس کہنے کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کا اس آیت سے استنباط اور اس وقت قلب مبارک جو کچھ القا ہوا وہ بھی وحی اور بنفث فی الروح کیا یک قسم ہے۔ اس لئے ایسے موقع پر فانزلت (پس اتار دی گئی) کہنا جائز ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ کوئی شخص اسے تکرار نزول سے تعبیر کر لے"۔(۳۴)

متقدمین مفسرین نے چونکہ اپنی تفاسیر میں سبب نزول کو بہت کثرت کے ساتھ بیان کیا ہے اور صحابہ اور تابعین کے وہ اقوال (جن میں نزلت ھذہ الایة فی کذا یا اس سے ملتے جلتے دیگر الفاظ جس سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

وہ سبب نزول بیان کر رہے ہیں) تفاسیر میں بکثرت ہیں۔ اس بارے شاہ صاحب نے حل اختلاف کے حوالے سے صراحت کی: اس فقیر کے نزدیک یہ بات پایہ تحقیق کو پہنچ چکی ہے کہ صحابہؓ اور تابعین جو اکثر کہا کرتے تھے کہ یہ آیت ایسے اور ایسے موقع پر نازل ہوئی اس سے ان کی غرض صرف آیت کے مصداق کا تصور دلانا ہوتا تھا (تاکہ لوگ یہ سمجھ جائیں کہ کیسے مواقع پر اسے پیش نظر رکھا جائے) نیز اس سے مقصود بعض مخصوص واقعات کا ذکر بھی ہوتا تھا جو آیت میں بطور عمومیت شامل ہوں۔ چاہے وہ واقعہ (جسے انہوں نے سبب نزول بتایا) آیت کے نزول سے پہلے ہوا ہو یا بعد میں وہ اسرائیلی قصہ ہو یا جاہلی یا اسلامی آیت کے تمام قیود کو حاوی ہو یا اس کے بعض حصے کو واللہ اعلم۔ اس تحقیق سے معلوم ہو گیا کہ اجتہاد کو بھی سبب نزول میں دخل ہے اور اس میں متعدد قصوں کے ذکر کرنے کی گنجائش ہے جو شخص اس نکتے کو پیش نظر رکھے گا وہ تھوڑی سی توجہ سے سبب نزول میں اختلاف کا حل نکال لے گا۔ (۳۵)

معلوم ہوا کہ نزلت هذه الاية فی کذا کی اصطلاح اپنے اندر بہت وسعت رکھتی ہے۔ صحابہؓ و تابعینؒ جب کسی بھی روایت میں یہ اصطلاح استعمال کرتے ہیں تو ضروری نہیں ہوتا کہ وہ آیت کا حقیقی سبب نزول ہی بیان کر رہے ہیں۔

اس کی پہچان کے دو طریقے ہیں ایک قول وہ ہے جس میں یہ کہا گیا ہو "سبب نزل هذه الاية كذا" یہ عبارت تو سبب کے بیان میں واضح نص ہے اور اس میں کسی دوسری بات کا احتمال نہیں اسی طرح اگر راوی کسی سوال یا واقعہ کو بیان کر کے پھر کہے فانزل الله کذا تو یہ بھی (سبب کو بیان کرنے میں) نص ہے۔ چاہے کبھی انزال کی صراحت نہ بھی کرے کیونکہ قصہ کے مضمون اور مقصد سے ہی معلوم ہو جائے گا کہ ان آیات یا آیت کے نزول کا سبب یہی سوال اور واقعہ ہی ہے۔ اس کی مثال آیت روح کا سبب نزول ہے جو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے۔ دوسرا قول "نزلت هذه الاية في كذا" ہے۔ یہ عبارت سبب کے بیان میں نص نہیں ہے۔ اس میں دونوں باتوں کا احتمال موجود ہے یعنی سبب کا بھی اور محض معانی کے بیان کا بھی، جس میں آیت کسی حکم پر مشتمل ہوتی ہے۔ اس صورت میں قرائن سے کسی ایک احتمال کا تعین ہوتا ہے یا پھر ایک کو ترجیح دے دی جاتی ہے۔ (۳۶)

لیکن جب صحابیؓ کی روایت میں سبب کی صراحت ہو جائے جس کے بعد آیت نازل ہوئی تو تمام محدثین کے نزدیک وہ مسند روایت ہو گی۔ (۳۷)

اعتبار الفاظ کے عموم کا ہو گا یا سبب کے خاص ہونے کا:

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

یہ ایک اصولی بحث ہے اور اس بات میں اختلاف ہے کہ عام اپنے عموم پر باقی رہے گا چاہے اس کا سبب خاص ہو یا پھر خاص سبب کا اعتبار کیا جائے گا۔

جمہور فقہاء، اصولیین، مفسرین اور دیگر علماء کے نزدیک معتمد قول یہی ہے کہ "ان العبرة لعموم اللفظ لالخصوص السبب"۔(۳۸)

امام ابن تیمیہ کے نزدیک ایک عمومی حکم کو اس کے سبب نزول تک محدود کردے ناجائز نہیں بلکہ باطل ہے۔ لکھتے ہیں: قصر عمومات القرآن علی اسباب نزولها باطل۔(۳۹)

عام حکم چاہے کسی خاص سبب سے نازل ہوا ہے وہ سبب کوئی سوال ہو یا واقعہ کا اعتبار نہیں کیا جائے گا جس کی وجہ سے آیت نازل ہوئی بلکہ آیت کے عموم کا اعتبار کرتے ہوئے اس میں شامل تمام افراد پر ایک سا حکم جاری ہو گا۔ جو بھی اس حکم کے عموم میں شامل ہو گا وہ اس کا مکلف ہو گا۔ اس لئے آیت میں موجود حکم کو خاص اس فرد تک محدود نہیں کیا جائے گا جس کے بارے وہ حکم نازل ہوا سوائے اس کے کہ اس کی تخصیص پر کوئی دوسری دلیل قائم ہو۔

علامہ عبدالوہاب خلاف نے لکھا ہے:

> اذ ورد النص الشرعی بصیغة عامة وجب العمل بعمومه الذی دلت علیه صیغته، ولا اعتبار لخصوص السبب الذی وردالحکم بناءعلیه، سواءکان السبب سوالا ام واقعة حدثت۔ لان الواجب علی الناس اتباعه هو ما ورد به نص الشارع، وقد ورد نص الشارع بصیغة العموم فیجب العمل بعمومه ولا تعتبر خصوصیات السوال او الواقعه التی ورد النص بناءعلیها، لان عدول الشارع فی نص جوابه اوفتواه عن الخصوصیات الی التعبیر بصیغة العموم قرینة علی عدم اعتبار تلک الخصوصیات۔(۴۰)

یعنی اللہ تعالیٰ نے اگر کسی خاص سبب سے کوئی حکم نازل فرمایا اور اس کے لیے عموم کا صیغہ استعمال کیا تو لوگوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس کے عموم کی اتباع کریں کیونکہ شارع کی جانب سے صیغہ عموم کا استعمال ہی ان خصوصیات کا اعتبار کرنے میں مانع ہے جو کسی سوال یا واقعہ کے ساتھ خاص ہوں اور نص کے وارد ہونے کا سبب بنی ہوں۔

قاعدہ مذکورہ کی مزید وضاحت کے لیے مقدمہ فی اصول التفسیر سے ایک اقتباس درج ذیل ہے:

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

> قد بجی کثیرا من هذا الباب قولهم هذه الاية نزلت فی کذا لا سیما ان کان مذکور شخصا کا سباب النزول المذکوره فی التفسیر کقو لهم ان آیة الظهار نزلت فی امراة ثابت بن قیس بن شماس وان آیة اللعان نزلت فی عویمرالعجلانی او هلال بن امیة---- ونظائر هذه کثیر مما یذکرون انه نزل فی قوم من المشرکین بمکة او فی قوم من اهل الکتاب الیهود والنصاری او فی قوم من المومنین فالذین قالوا(ذلک) لم یقصدوا ان حکم الایة مختص باولئک الاعیان دون غیرهم فان هذا لا یقوله مسلم ولا عاقل علی الاطلاق۔(۴۱)

اس باب میں اکثر مفسرین یہ کہتے ہیں کہ یہ آیت فلاں معاملہ میں نازل ہوئی خاص طور پر جب کسی خاص شخص کا نام بھی مذکور ہو جیسا کہ تفسیر میں اسباب نزول بیان کئے گئے ہیں جن میں وہ یہ کہتے ہیں کہ آیت ظہار ثابت بن قیس بن شماس کی بیوی کے بارے نازل ہوئی اور ایک لعان عویمر عجلانی یا پھر ہلال بن امیہ کی بابت نازل ہوئی---۔ ایسے کئی نظائر موجود ہیں جب متقدمین یہ کہہ دیا کرتے کہ یہ آیت مشرکین مکہ، اہل کتاب یہود و نصاریٰ یا پھر اہل ایمان کے کسی خاص گروہ یا طبقہ سے تعلق نازل ہوئی تو ان اقوال سے انکا مقصد یہ نہیں ہوتا کہ آیت کا حکم انہی خاص افراد کے ساتھ مخصوص ہو گیا اور اس میں کوئی دوسرا فرد شامل نہیں ہے تو علی الاطلاق ایسی کوئی بات کوئی مسلمان اور دانا انسان نہیں کہ سکتا۔

یہاں قاعدہ کی وضاحت میں چند روایات درج ذیل ہیں جس میں خاص سبب کی بجائے عموم کا اعتبار کئے جانے کے شواہد ملتے ہیں۔

۱۔ (فمن كان منكم مريضا او به اذى من راسه ففدية من صيام او صدقة او نسك---) (۴۲)

اس آیت کے سبب نزول میں عبدالرحمن بن اصبہانی سے روایت ہے فرماتے ہیں:

سمعت عبدالله بن معقل قال: قعدت الی کعب بن عجرة فی هذا المسجد۔ یعنی: مسجد الکوفة۔ فسالته عن: فدیة من صیام۔ فقال: حملت الی النبیﷺ والقمل یتناثر علی وجهی، فقال (ما کنت اری ان الجهد قد بلغ بک هذا اما تجد شاة؟) قلت لا، قال: (صم

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

ثلاثة ایام، او اطعم ستة مساکین لکل مسکین نصف صاع من طعام، واحلق راسک)۔

فنزلت رفی خاصة وهی لکم علمة۔(۴۳)

میں نے عبد اللہ بن معقل سے سنا انہوں نے کہا کہ میں کعب بن عجرہ کے پاس مسجد کوفہ میں بیٹھا تھا میں نے ان سے (فدیة من صیام) آیت کے بارے سوال کیا انہوں نے کہا کہ مجھے نبی کریم کے پاس لے جایا گیا اس حالت میں کہ جوئیں میرے چہرے پر گر کر آ رہی تھیں تو آپ نے فرمایا مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ تجھے ایسی تکلیف پہنچی ہے کہا تو ایک بکری کا اختیار رکھتا ہے میں نے جواب دیا نہیں پھر آپ نے فرمایا کہ تو تین روزے رکھ لے یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے ہر مسکین کے لیے کھانے کا نصف صاع ہو گا اور اپنا سر منڈا لے۔ (کعب نے کہا) یہ آیت خاص طور پر میرے لئے نازل ہوئی مگر اس کا حکم تم سب لوگوں کے لیے ہے۔

۲۔　حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے:

ان رجلا اصاب من امراة قبلة فاتی رسول الله ﷺ فذکر ذلک له، فانزلت علیه: ((وأقم الصلاة طرفی النهار وزلفا من اللیل إن الحسنات یذهبن السیئات ذلک ذکری للذاکرین))(۴۴) قال الرجل : الی هذه ؟ قال ((لمن عمل بها من امتی))۔ (۴۵)

کہ ایک شخص نے ایک عورت کا بوسہ لے لیا پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر اپنا گناہ بیان کیا اس وقت یہ آیت نازل ہوئی (اور آپ دن کے دونوں طرفوں کے اوقات میں اور کچھ رات گئے نماز قائم کیجئے۔ بلا شبہ نیکیاں دور کرتی ہیں برائیوں کو، یہ ایک یاد دہانی ہے ان لوگوں کے لیے جو (اللہ) کو یاد کرتے رہتے ہیں)۔ اس شخص نے آپ سے پوچھا کہ یہ خاص میرے لئے ہے۔ آپ نے فرمایا(میری امت کا کوئی بھی شخص اگر ایسا کرے اس کے لیے یہی حکم ہے)۔

۳۔　(ومن الناس من یعجبک قوله فی الحیاة الدنیا ویشهد الله علی ما فی قلبه وهو ألد الخصام)(۴۶)

امام طبری نے اس آیت کی تفسیر میں روایت نقل کی ہے: جب سعید مقبری نے محمد بن کعب قرظی سے پوچھا کیا آپ کو معلوم ہے کہ یہ آیت کس کے بارے میں نازل ہوئی تو محمد بن کعب قرظی نے جواب میں فرمایا: ان الایة تنزل فی الرجل ثم تکون عامة بعد۔(۴۷)

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

آیت ایک شخص کے حق میں نازل ہوتی بعد ازاں وہ عام ہو جاتی یعنی اس کا حکم عام ہو جاتا۔

۴۔ حضرت ابن عباسؓ سے بھی ایک روایت مروی ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ عموم کا اعتبار کرتے تھے کیونکہ انہوں نے آیت سرقہ کے بارے میں، باوجود اس کے کہ اس کا نزول چوری کرنے والی ایک خاص عورت کی بابت ہوا تھا، حکم کے عموم کا اعتبار کیا۔۔۔ نجدہ حنفی سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے آیت (والسارق والسارقۃ فاقطعوا ایدیھما) (۴۸) کے بارے سوال کیا کہ یہ خاص ہے یا عام جواب میں حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا اس آیت کا حکم عام ہے۔(۴۹)

جمہور کا موقف تو واضح ہے کہ اگر نص کے الفاظ عام ہیں اور حکم کے لئے صیغہ عموم استعمال ہوا ہے تو اس میں حکم کو صرف ان خاص افراد تک محدود نہیں کیا جائے گا جن کے سبب سے یا جن کے بارے میں وہ آیات نازل ہوئیں ہیں بلکہ اس جیسے تمام افراد کے لیے وہی حکم ہو گا اور ان کے لئے بھی وہ نص یکساں طور پر دلیل ہو گی الا یہ کی عموم کی تخصیص پر کوئی اور دلیل وارد نہ ہوئی ہو۔ جمہور کے علاوہ دیگر علماء یعنی غیر جمہور کے نزدیک لفظ کے عموم کی بجائے سبب کے خاص ہونے کا اعتبار کیا جائے گا۔ آیت کے عام الفاظ جو خاص اسباب کے بعد نازل ہوئے انہیں ان اسباب تک ہی محدود رکھا جائے گا ابو زہرہ نے لکھا ہے:

> ان الحکم علی افراد غیر السبب مدلول علیه بالنص النازل فیه عندالجمهور وذلک النص قطعی الثبوت اتفاقا، وقد یکون مع هذا قطعی الدلالة اما غیر الجمهور فالحکم عندهم علی غیر افراد السبب لیس مدلولا علیه بالنص بل بالقیاس اوالا ستدلال بالکلمة المعروفة عند الاصولیین وکلاهما غیر قطعی۔(۵۰)

یعنی جمہور کے نزدے ک صیغہ عموم کا اعتبار کرتے ہوئے دیگر افراد کے لیے بھی وہ نص نہ صرف قطعی الثبوت ہو گی بلکہ دلالت کے اعتبار سے بھی قطعی ہو گی جبکہ غیر جمہور کے نزدیک دیگر افراد کے لیے وہ نص اور حکم براہ راست دلیل نہیں بلکہ اس کی دلیل قیاس ہو گا یا اصولیین کے نزدیک اس معروف قاعدہ (حکمی علی الواحد حکمی علی الجماعة) سے استدلال کیا جائے گا اور یہ دونوں غیر قطعی ہیں۔

ایک آیت کے مختلف اسباب نزول اور ان میں ترجیح و تطبیق کے اصول وضوابط:

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

کتب تفاسیر میں بعض اوقات ایک ہی آیت کی تفسیر میں اس کے مختلف سبب نزول مذکور ہوتے ہیں ایسی حالت میں ضروری نہیں ہوتا کہ وہ سبب آیت کے حقیقی سبب نزول ہوں بلکہ وہ آیت کے حکم میں داخل ہوتے ہیں اور آیت کے مختلف مصداق ہوتے ہیں سوائے اس کے کہ روایت کے الفاظ سے یا دیگر قرائن سے صراحت ہوتی ہو کہ یہ آیت کا حقیقی سبب نزول ہے۔ لیکن جب ایک ہی آیت کے تحت ایک سے زائد روایات ایسی ہوں جو واضح طور پر اس آیت کے نزول کے سبب پر دلالت کرتی ہوں تو ان کے درمیان ترجیح و تطبیق کا کوئی اصول اپنانا ہو گا ایسی روایات میں مختلف صورتیں بنتی ہیں جو یہاں مع امثلہ درج ذیل ہیں:

۱۔ وان ذکر واحد سببا و آخر سببا غیرہ، فان کان اسناد احدھما صحیحا دون الاخر فالصحیح المعتمد۔۔۔(۵۱)

اگر کوئی ایک سبب کو بیان کرے اور دوسرا شخص اس کے علاوہ دوسرا سبب ذکر کرے تو ان میں سے جس قول کی اسناد صحیح ہوں گی وہی صحیح اور قابل اعتماد ہو گا۔

حضرت جندب بن سفیانؓ نے فرمایا:

اشتکی رسول اللہ، فلم یقم لیلتین او ثلاثا، فجاءت امراۃ فقالت: یا محمد، انی لا رجو ان یکون شیطانک قد ترکک ، لم ارہ قربک منذ لیلتین او ثلاثۃ فانزل اللہ عزوجل (والضحی والیل اذا سجی ما ودعک ربک وما قلی)(۵۲،۵۳)

ایک دفعہ اللہ کے رسول ﷺ کی طبیعت ناساز تھی تو آپ دو یا تین راتیں تہجد کے لیے نہ اٹھ سکے تو ایک عورت(۵۴) آپ کے پاس آئی اور کہنے لگی اے محمد ﷺ، مجھے یہ لگتا ہے کہ تیرے شیطان نے تجھے چھوڑ دیا ہے میں نے دو یا تین راتوں سے اسے تیرے پاس نہیں دیکھا اس پر اللہ تعالیٰ نے سورہ والضحی کی مذکورہ تین آیات نازل کیں۔

دوسری روایت جسے امام طبرانی نے نقل کیا۔

حضرت خولہؓ جو آپ کی خادمہ تھیں سے مروی ہے:(آپ کے) گھر میں ایک کتے کا پلا داخل ہوا اور چارپائی کے نیچے گھس گیا اور وہیں پر مر گیا۔ پھر آپ پر کئی دن وحی نازل نہ ہوئی تو آپ نے فرمایا اے خولہ اللہ کے رسول کے گھر میں ایسی کیا بات ہوئی کہ جبریل وحی لے کر نہیں آئے؟ کیا گھر میں کوئی ایسی نئی بات ہوئی؟ تو میں نے عرض کیا واللہ یہ

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

دن بھی ہم سارے باقی دنوں کی طرح ایک اچھا دن ہی ہے آپ نے اپنی چادر پکڑی اسے لپیٹ کر باہر تشریف لے گئے۔ میں نے (اپنے جی میں) یہ کہا کیوں نہ گھر میں صفائی کروں اور جھاڑو دوں۔ جب میں نے چارپائی کے نیچے جھاڑو پھیرا تو وہاں کوئی بھاری چیز تھی یہاں تک کہ میں نے اسے نکال لیا تو وہ مردہ پلا تھا پس میں نے اسے پکڑ کر دیوار کے پیچھے پھینک دیا۔ اللہ کے نبی ﷺ جب تشریف لائے تو آپ کی داڑھی کانپ رہی تھی جیسا کہ آپ پر وحی نازل ہونے کے دوران آپ پر کپکپی طاری ہوتی۔ آپ نے فرمایا اے خولہ مجھے کمبل اوڑھا دو اس وقت اللہ تعالیٰ نے (سورہ والضحیٰ کی) آیات(والضحی واللیل اذا سجی ما ودعک ربک وماقلی) نازل کیں۔(۵۵)

امام ابن حجر نے اس روایت پر اور آیت کے سبب نزول ہونے پر تنقید کرتے ہوئے بیان کیا ہے:

سورہ والضحیٰ کی آیات کے سبب نزول میں وہ روایت جس میں آپ کی چارپائی کے نیچے جرو کلب یعنی کتے کے پلے کی موجودگی کا ذکر ہے میں نے اس روایت کو طبرانی میں ایسی سند کے ساتھ دیکھا جس میں ایک راوی ایسا ہے جو معروف نہیں۔ لم یشعر بہ؟(یہ بات سمجھ سے باہر ہے)؟ کہ اس وجہ سے جبریل وحی لانے سے رک گئے۔ آپ کی چارپائی کے نیچے کتے کی موجودگی کی وجہ سے جبریل کا وحی لانے سے رک جانے کا واقعہ اگرچہ مشہور ہے لیکن اس کو اس آیت کا سبب نزول کہنا عجیب قول ہے بلکہ شاذ اور مردود ہے اس کے مقابلہ میں وہی قابل اعتماد ہے جو صحیح بخاری میں منقول ہے۔(۵۶)

مذکورہ بالا دونوں روایات میں سے چونکہ صحت اسناد کے حوالے سے پہلی روایت کو فوقیت حاصل ہے اس لئے دوسری روایت آیت کے سبب نزول میں قابل قبول نہیں ہو گی۔

۲۔ ان یستوی الا سنادان فی الصحة، فیرجح احدهما یکون راویه حاضر القصه، او نحو ذلک من وجوه الترجیحات۔(۵۷)

جب دونوں روایات کی اسناد صحت کے درجہ میں مساوی ہوں گی۔ ان میں اس کو ترجیح دی جائے گی جس کا راوی واقعہ میں خود موجود ہو گا یا اسی قسم کی کوئی اور وجہ ترجیح پائی جائے گی۔

(ویسئلونک عن الروح قل الروح من امر ربی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا)۔(۵۸)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے:

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

ایک دفعہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک کھیت میں جارہا تھا آپ کھجور کی چھڑی پر ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ چند یہودی قریب سے گزرے اور ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ آپ سے روح کے بارے پوچھو تو کسی نے کہا تمہیں اس کی کیا ضرورت ہے اور ان میں سے کسی نے یہ کہا کہ ہو سکتا ہے وہ تمہیں کوئی ایسی بات کہہ دیں جو تمہیں پسند نہ ہو۔ چنانچہ انہوں نے طے کیا کہ آپ سے روح کے بارے پوچھا جائے سو انہوں نے آپ سے پوچھا تو جواب میں آپ خاموش رہے اور کچھ بھی جواب نہ دیا۔ میں سمجھ گیا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے میں اپنی جگہ پر کھڑا ہو گیا اور جب وحی نازل ہو چکی تو آپ ﷺ نے فرمایا(ویسئلونک عن الروح قل الروح من امر ربی وما او تیتم من العلم الا قلیلا)۔(۵۹)

اسی آیت کے سبب نزول کے حوالے سے دوسری روایت حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا:

اہل قریش نے یہود سے کہا کہ ہمیں کوئی ایسی بات بتاؤ جو ہم اس شخص (نبی کریم ﷺ) سے پوچھیں انہوں نے کہا تم ان سے روح کے بارے سوال کرو فرمایا: تو انہوں نے روح سے متعلق آپ سے پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں(ویسئلونک عن الروح قل الروح من امر ربی وما او تیتم من العلم الا قلیلا)۔۔۔(۶۰)

یہ روایت تو اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ یہ آیت مکہ میں نازل ہوئی ہو جبکہ پہلی روایت اس کے برعکس ہے۔ اس ضمن میں ترجیح اس روایت کو دی جائے گی جسے بخاری نے نقل کیا جو دوسری تمام روایتوں سے زیادہ صحیح ہے کیونکہ اس کے راوی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بذات خود اس واقعہ میں موجود تھے۔(۶۱)

۳۔ ان یمکن نزولها عقیب السببین والاسباب۔۔۔ بالا تکون معلومۃ التباعد۔۔۔ فی حمل علی ذلک۔(۶۲)

ممکن ہے کہ کسی آیت کا نزول دو یا زیادہ اسباب کے بعد ہوا اور ان دونوں کے وقوع کا درمیانی فاصلہ معلوم نہ ہو تو ایسی صورت میں آیت کا نزول ہر سبب پر محمول کیا جائے گا۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ہلال بن امیہ نے اپنی بیوی پر نبی کریم ﷺ کی موجودگی میں شریک بن سحماء کے ساتھ تہمت لگائی تو آپ نے ہلال سے فرمایا(گواہ لاؤ ورنہ تمہاری پشت پر حد قذف لگے گی) ہلال نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اگر ہم میں سے کوئی اپنی بیوی کو کسی غیر مرد کے ساتھ دیکھے تو کیا وہ گواہ ڈھونڈتا پھرے لیکن آپ یہی فرماتے رہے کہ گواہ لاؤ ورنہ تمہاری پشت پر حد قذف لگے گی) اس پر ہلال نے عرض کیا اس ذات کی قسم جس

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

نے آپکو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں سچا ہوں اس لئے اللہ تعالیٰ ضرور کوئی ایسا حکم نازل کریں گے جو میری پشت کو حد سے بچالے گا اس کے بعد جبریل اترے اور آپ پر یہ آیات نازل ہوئیں (والذین یرمون ازواجھم ولم یکن لھم شھداء الا انفسھم فشھادة احدھم اربع شھادات باللہ انہ لمن الصادقین والخامسة ان لعنت اللہ علیہ ان کان من الکاذبین ویدرا عنھا العذاب ان تشھد اربع شھادات باللہ انہ لمن الکاذبین والخامسة ان غضب اللہ علیھا ان کان من الصادقین) (۶۳،۶۴)

دوسری روایت حضرت سہل بن سعد سے مروی ہے کہ عویمر عاصم بن عدی کے پاس آئے جو قبیلہ بنو عجلان کے سردار تھے اور ان سے پوچھا کہ آپ اس بارے کیا کہتے ہیں جب ایک شخص اپنی بیوی کو کسی دوسرے مرد کے ساتھ دیکھے اگر وہ اسے قتل کردے تو تم لوگ اسے قتل کر ڈالو گے ایسے میں وہ شخص کیا کرے اس بارے آپ سے پوچھ کر بتائیں چنانچہ عاصم نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور کہا یا رسول اللہ ﷺ (مسئلہ پوچھا) تو آپ نے اس قسم کے سوالات کو ناپسند فرمایا۔ پھر جب عویمر نے عاصم سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ آپ نے ان مسائل کو ناپسند کیا اور برا سمجھا اس پر عویمر نے کہا واللہ میں رسول اللہ ﷺ سے اس بارے ضرور پوچھوں گا۔ عویمر خود آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو اپنی بیوی کے ساتھ دیکھے تو کیا وہ اسے قتل کر ڈالے تو جواب میں آپ اسے (قصاص میں) قتل کر دیں گے ایسی حالت میں وہ کیا کرے؟ اس پر آپ نے فرمایا (اللہ تعالیٰ نے تیرے اور تیری بیوی کے حق میں قرآن (کا حکم) نازل کیا ہے)) اس کے بعد آپ نے دونوں میاں بیوی کو لعان کرنے کا حکم دیا جیسا کہ قرآن میں حکم نازل ہوا۔۔۔(۶۵)

ان روایات سے متعلق محدثین کی رائے ہے کہ ان کے درمیان تعارض نہیں ہے بلکہ یہ دونوں واقعات ہی آیت کے سبب میں داخل ہیں۔ امام نووی کے نزدیک مذکورہ آیت دونوں کے حق میں نازل ہوئی یعنی یہ دونوں واقعات ایک ہی آیت کے نزول کا سبب بنے:

یحتمل انھا نزلت فیھما جمیعا فلعلھما سالا فی وقتین متقاربین فنزلت الایة فیھما۔۔۔۔ وکانت قصة اللعان فی شعبان سنة تسع من الھجرة۔(۶۶)

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اس بات کا احتمال ہے کہ آیت (لعان) دونوں (ہلال اور عویمر) کے بارے نازل ہوئی ہو سکتا ہے کہ دونوں نے قریب قریب کے اوقات میں سوال کیا ہو تو اس آیت کا نزول دونوں کے حق میں ہو گیا۔ یہ لعان کا واقعہ ہجرت کے نویں سال شعبان میں پیش آیا۔

ایسی روایات میں ابن حجر عسقلانی کا بھی یہی قول ہے:

ولا مانع ان تتعدد القصص ویتحد النزول۔(٦٧)

علامہ سے وطی نے ان دونوں روایات سے متعلق بیان کیا ہے کہ ان دونوں روایات کو اس طرح جمع کیا گیا ہے کہ پہلے یہ واقعہ ہلال بن امیہ کو پیش آیا اور اتفاق سے اسی وقت عویمر بھی آ گئے اس لئے یہ آیت ایک ساتھ دونوں سے متعلق نازل ہوئی۔(٦٨)

۴۔ الا یمکن ذلک: فیحمل علی تعدد النزول وتکررہ۔(٦٨)

اگر یہ ممکن نہ ہو (کہ ایک سے زائد اسباب کے لئے ایک ہی آیت نازل ہوئی) تو (متعدد اسباب میں نازل ہونے والی) آیت کو متعدد اور مکرر نزول پر محمول کیا جائے گا۔ اس اصول کی وضاحت میں چند امثلہ درج ذیل ہیں:

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کہ نبی کریم ﷺ حضرت حمزہؓ کی شہادت کے بعد ان کی لاش کے پاس کھڑے تھے جس کا مثلہ کر دیا گیا تھا۔۔۔ چنانچہ آپ نے یہ دیکھ کر حلف اٹھایا کہ میں آپ کے بدلہ میں ستر آدمیوں کا مثلہ کروں گا تو ابھی حضور وہیں کھڑے تھے کہ حضرت جبریلؑ سورہ نحل کی اختتامی آیات لے کر نازل ہوئے (وان عاقبتم فعاقبو بمثل ما عوقبتم بہ) آخر سورت تک۔ اس پر آپ نے صبر فرمایا اور اپنی قسم کو چھوڑ دیا اور جو ارادہ کیا اس سے رک گئے۔(٧٠)

حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے جب احد کا معرکہ ہوا تو انصار میں چونسٹھ لوگ اور چھ انصاری شہید ہوئے ان میں حضرت حمزہؓ بھی شامل تھے جن کا مثلہ کیا گیا اس وقت انصار نے کہا اب جب ہم ان پر فتح پائیں گے تو ان کے ساتھ اس سے بڑھ کر برا سلوک کریں گے لہٰذا جب فتح مکہ کا دن آیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں۔(٧١)

ان میں سے پہلا واقعہ احد کے مقام پر پیش آیا جبکہ دوسری روایت سے معلوم ہو رہا ہے کہ یہ آیت فتح مکہ کے موقع پر نازل ہوئی۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

صاحب اتقان نے اس بارے علامہ ابن حصار کا قول نقل کیا ہے کہ ان روایات میں جمع و تطبیق کی سبیل یہ ہو گی کہ یہ آیات سب سے پہلے تو بقیہ سورت کے ساتھ ہی قبل از ہجرت مکہ میں نازل ہوئیں کیونکہ سورہ نحل مکی سورت ہے۔ پھر دوسری مرتبہ یہ آیات احد میں نازل ہوئیں اس کے بعد تیسری مرتبہ ان کا نزول فتح مکہ کے موقع پر ہوا۔ اللہ تعالیٰ کی جانب سے اپنے بندوں کے لیے بغرض تذکیر ان کا نزول بار بار ہوا۔(۷۲)

علامہ زرکشی نے تکرار نزول کے فوائد میں لکھا ہے:

وقد ینزل الشئی مرتین تعظیما لشانہ، وتذکیر بہ عند حدوث سببہ، خوف نسیانہ؛ وھذا کما قیل فی الفاتحہ نزلت مرتین: مرۃ بمکۃ ، واخری بالمدینۃ۔(۷۳)

کبھی کسی شے کو دو مرتبہ نازل کیا جاتا تاکہ اس کی شان بڑھائی جائے، اور اس کے سبب کے واقع ہونے پر اس سے نصیحت لینے کی غرض سے تاکہ اس وقت وہ بھول نہ جائے۔ جس طرح سورہ فاتحہ کے بارے کہا گیا کہ یہ سورت دو مرتبہ نازل ہوئی ایک دفعہ مکہ اور دوسری مرتبہ مدینہ میں نازل ہوئی۔

اس کے بعد علامہ زرکشی نے تکرار نزول کی کئی امثلہ نقل کی ہیں اور واضح کیا کہ ان روایات کے بارے کوئی اشکال نہیں ہونا چاہئے کیونکہ ایک ہی آیت بار بار نازل ہوتی اور اس تکرار نزول میں کیا حکمت تھی آپ نے اس نکتہ کی وضاحت ان الفاظ میں کی۔

والحکمۃ فی ھذا کلہ: انہ قد یحدث سبب من سوال او حادثۃ تقتضی نزول آیۃ؛ وقد نزل قبل ذلک ما یتضمنھا، فتودی تلک الایۃ بعینھا الی النبیﷺ تذکیرالھم بھا، وبانھا تتضمن ھذہ۔(۷۴)

ان تمام امور میں حکمت یہ ہے کہ جب کسی سوال یا واقعہ کی وجہ سے کوئی ایسا سبب واقع ہوتا ہے جو آیت کے نزول کا تقاضا کرتا ہے لیکن اس سے قبل اسی مضمون کو شامل آیت نازل ہو چکی ہوتی ہے لہٰذا وہی آیت بعینہ آپ کو عطا کی جاتی جس کا مقصد لوگوں کو یاد دہانی کروانا ہوتا اور یہ واضح کرنا کہ وہی آیت اس معاملہ کو بھی شامل ہے۔

سبب واحد میں نازل ہونے والی مختلف آیات:

ایک صورت تو وہ ہے جس میں ایک ہی آیت کے نزول کے اسباب مختلف ہوتے ہیں جبکہ اس کے برعکس دوسری صورت یہ ہے کہ مختلف آیات کے نزول کا سبب ایک ہو علامہ سے وطی نے اس بارے لکھا ہے:

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

ان یذکر سبب واحد فی نزول الآیات المتفرقة، ولا اشکال فی ذلک، فقد ینزل فی الواقعه الواحدة آیات عدیدة فی سور شئی ر(۷۵)

مثال کے لیے یہاں تین روایات درج ذیل ہیں جن میں مختلف آیات کے نزول کا ذکر ہے لیکن ان کے نزول کا بنیادی سبب ایک ہی ہے۔

۱۔ عن ام سلمة قالت: قلت یا رسول اللہ ، یذکر الرجال ولا یذکر النساءفانزل اللہ عزوجل (ان المسلمین والمسلمات والمؤمنین والمؤمنات) (۷۶)

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ (قرآن مجید میں) مردوں کا ذکر کرتے ہیں اور عورتوں کا نہیں کرتے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (ان المسلمین والمسلمات والمؤمنین والمؤمنات)

۲۔ روایت ہے حضرت ام سلمہؓ سے انہوں نے آپ سے پوچھا یارسول اللہ ﷺ میں نے اللہ تعالیٰ سے ہجرت کے معاملہ میں عورتوں کا ذکر نہیں سنا اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی (انی لا اضیع عمل عامل منکم من ذکر او انثی بعضکم من بعض) (۷۷،۷۸)

۳۔ عن ام سلمة انها قالت: یغزو الرجال، ولا تغز والنساء، وانما لنا نصف المیراث، فانزل اللہ تبارک و تعالی (ولا تتمنوا ما فضل اللہ بہ بعضکم علی بعض)(۷۹،۸۰)

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے فرمایا مرد جہاد کرتے ہیں اور عورتیں جہاد نہیں کرتیں اور ہمارے لئے میراث بھی آدھی ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے آیات نازل کیں (ولا تتمنوا ما فضل اللہ بہ بعضکم علی بعض)۔

اسباب نزول پر لکھی گئی کتب:

۱۔ **اسباب النزول:** اس معروف کتاب کے مؤلف امام واحدی ہیں کتاب دارا لمیمان سے ڈاکٹر ماہر یٰسین کی تحقیق سے ضخیم جلد میں شائع کی۔

۲۔ **العجاب فی بیان الاسباب:** یہ معروف محدث ابن حجر عسقلانی کی تالیف ہے اور دار ابن جوزی سے دو ضخیم جلدوں میں زیور طبع سے آراستہ ہوئی۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۳۔ **لباب النقول فی اسباب النزول:** یہ کتاب علامہ جلال الدین سے وطی کی رقم کردہ ہے جو دارالکتب العلمیہ سے شائع ہوچکی ہے۔

۴۔ **الصحیح المسند من اسباب النزول:** اس کتاب کے مولف مقبل بن ھادی الوادعی ہیں اور یہ کتاب مکتبہ ابن تیمیہ سے طبع ہوئی۔

۵۔ **الجامع فی اسباب النزول:** حسن عبدالمنعم بلی کی تالیف ہے۔ موسسہ الرسالہ سے شائع ہوئی مولف نے اسباب نزول پر لکھی گئی امہات کتب سے خوب استفادہ کیا ہے۔

حوالہ جات وحواشی

۱۔ شاہ ولی اللہ، الفوز الکبیر فی اصول التفسیر، مترجم سلیم عبداللہ، کراچی، اردو اکیڈمی، ۱۹۶۰ء، ص ۲۹، ۳۰

Shah Wali Ullah , Al-Foz al. Kabir fi Usul al.tafsir, Translated by: Salem Abdullah, Urdu Academy, Karachi, 1960, p 29, 30

۲۔ ابن تیمیہ، مقدمہ فی اصول التفسیر المکتبہ العلمیہ ص ۹

Ibn Taimiyyah, Muqaddimah Fi Usul Tafsir, Al-Maktabah al- Ilmiyyah, Lahore, p 9

۳۔ الفوز الکبیر، ص ۹۸ Al-Foz al. Kabir fi Usul al.tafsir, p 98

۴۔ سیوطی، جلال الدین، الاتقان فی علوم القرآن، بیروت، دارالکتب العلمیہ ۱۹۹۹، ۱/۱۲۰

Sayuti, Jala al-Din, Al-Itiqan fi Uloom al-Quran, Dar al-Kutub al-ilmiyyah, Bairut,1999, 1/120

۵۔ آل عمران ۳: ۱۸۸ Al-Imran, 188:3

۶۔ الاتقان ۱/۱۲۱ Al-Ittiqan, 1/121

۷۔ آل عمران ۳: ۱۸۷-۱۸۸ Al-Imran, 3:187-188

۸۔ صحیح بخاری، کتاب التفسیر باب (لا تحسبن الذین یفرحون بما اتوا)، حدیث ۴۵۶۸

Saheh Bukhari, Kitab al-Tafsir, Hadith: 4568

۹۔ المائدہ ۵: ۹۳ Al-Maaidah 5:93

۱۰۔ صحیح ترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب ومن سورۃ المائدہ، حدیث ۳۰۵۱، ۳۰۵۰

Saheh Tirmazi, Kitab Tafsir al-Quran, Bab min Surah al- Maaidah, Hadith: 3050, 3051

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۱۱۔ البقرۃ۲: ۱۵۸　　Al-Baqarah 2:158

۱۲۔ ابن شمائل القطیعی، مراصد الاطلاع علی اسماء الامکنۃ والبقاع، بیروت، دارالجیل، ۱۴۱۲ھ، ۳/۱۰۷۰
Ibn Shamail, al-Qati'i, Marasid al-Ittila ala asma al-amkinah wa albaqa, Dar al-Jeel, Bairut, 1412, 3/1070

۱۳۔ صحیح بخاری، کتاب التفسیر باب: قولہ تعالیٰ(ان الصفا والمروہ من شعائراللہ---) حدیث۴۴۵
Saheh Bukhari, Kitab al-Tafsir, Hadith:445

۱۴۔ الانفال۸: ۱۷　　Al-Anfal 8:17

۱۵۔ واحدی، اسباب النزول، ریاض، دارالمیمان، ۲۰۰۵ء ، ص۳۹۵
Wahidi, Asbab al-Nuzool, Dar al-Miman, Riyaz, 2005, 395

۱۶۔ سیوطی، جلال الدین، لباب النقول فی اسباب النزول، بیروت، دارالکتب العلمیہ ص۹۵
Sayuti, Jala al-Din, Lubab al-Nuqool fi asbab al-nuzool, Dar al-Kutub al-Ilmiyyah, Bairut, 95

۱۷۔ زرکشی، بدرالدین، البرھان فی علوم القرآن، بیروت، دارالکتب العلمیہ ۲۰۰۱ء، ۱/۴۵
Zarkashi, Badr al-Din, Al-Burhan fil Uloom al-Quran, Dar al-Kutub al-Ilmiyyah, Bairut, 2001, 1/45

۱۸۔ الاتقان ۱/۱۲۲　　Al-Ittiqan, 1/122

۱۹۔ التوبہ ۹: ۴۰۹　　Al-Taubah 9:409

۲۰۔ طبری، جامع البیان عن تاویل آی القرآن، قاھرہ، دارالحدیث، ۱۴۳۱، ۲۵۷-۲۶۰
Tabari, Jami' al-Bayan an Tawil Aay al-Quran, Dar al-Hadith, Qahirah, 1431 AH, 14/ 257-260

۲۱۔ الاحزاب۳۳: ۳۷　　Al-Ahzab 33: 37

۲۲۔ صحیح بخاری، کتاب التفسیر، باب(و تخفی فی نفسک ما اللہ مبدیہ) حدیث: ۴۷۸۷
Saheh Bukhari, Kitab al-Tafsir, Hadith:4787

۲۳۔ امام حاکم، المستدرک، تفسیر سورۃ الاحزاب، حدیث ۳۶۶۳؛ لباب النقول فی اسباب النزول ص۱۵۹
Imam Hakim, Al- Mustadrak , Tafsir Surah al- Ahzab, Hadith: 3563; Lubab al-Nuqool, 159

۲۴۔ الاحقاف۴۶:۱۷　　Al-Ahqaf 17: 46

۲۵۔ صحیح بخاری، کتاب التفسیر، باب: (والذی قال لوالدیہ اف لکما اتعداننی--) حدیث۴۸۲۷

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

Saheh Bukhari, Kitab al-Tafsir, Hadith:4827

۲۶۔ الانعام ۶: ۱۴۵ — Al-an'an 6: 145

۲۷۔ البرھان، ۱/ ۴۶، ۴۷ — Al-Burhan, 1/ 46, 47

۲۸۔ واحدی، اسباب النزول ص ۹۶ — Wahidi, Asbab al-Nuzool 96

۲۹۔ ابن سعد، الطبقات الکبری، بیروت، دار صادر، ۱۹۶۸ء، ۲/۳۳۸

Ibn Saad, Al-Tabqat al-Kubra, Dar Sadir, Bairut, 1968, 2/338

۳۰۔ صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن باب القراء من اصحاب النبی حدیث ۵۰۰۲

Saheh Bukhari, Kitab Fazail al-Quran, Hadith:5002

۳۱۔ امام حاکم، معرفہ علوم الحدیث المدینۃ المنورۃ، المکتبہ العلمیہ ۱۹۷۷ء، ۲۰

Imam Hakim, Ma'rifah Ulum al-Hadith, Al-Maktabah al-Ilmiyyah, Al-Madinah al-Munawwarah, 1977, 20

۳۲۔ الاتقان، ۱/۱۲۷ — Al-Ittiqan 1/127

۳۳ البرھان، ۱/۵۶ — Al-Burhan, 1/56

۳۴۔ الفوز الکبیر، ص ۹۶ — Al-Fauz Al-Kabir 96

۳۵۔ ایضاً، ص ۱۹۲ — Ibid 192

۳۶۔ ابو شہبہ، المدخل لدراسہ القرآن الکریم، الکویت، غراس للنشر والتوزیع، ۱۴۲۴ھ، ص:۱۴۴

Abu Shahbah, al-Madkhal lidarastah al-Quran al-Karim, Gharas, al-Kuwait, 1424 AH, p144

۳۷۔ مقدمہ فی اصول التفسیر، ص ۹ — Muqaddimah fi Usul al-Tafsir 9

۳۸۔ نور الدین عتر، علوم القرآن الکریم، دمشق، مطبعہ الصباح، ص ۵۳؛ زرقانی، مناھل العرفان فی علوم القرآن، بیروت، دار احیاء التراث العربی، ۲۰۰۲ء، ص: ۹۴

Noor Al-Din, Atr, Uloom al-Quran al-Karim, Matbah al-Sabah, p53,; Zaqani, Manahil ul Irfan fi Ulom al-Quran, Dar Ihya al-Turath al-rabi, 2002,94

۳۹۔ ابن تیمیہ، مجموع الفتاوی، المدینہ النبویہ، مجمع الملک فھد لطباعہ المصحف الشریف، ۱۴۱۶ھ، ۱۵/۳۴۶

Ibn Taimiyyah, Majmoo al-Fatawa , Al Madinah al-Nabawiyyah, Majma al-Malik Fahd litabah al-Mashaf al-Sharif, 1416 AH, 15/346

۴۰۔ خلاف، عبد الوھاب، علم اصول الفقہ، بیروت، ص ۱۵۴

Khallaf, Abd alWahhab, Ilm Usul al-Fiqh, Bairut, 154

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۴۱- مقدمہ فی اصول التفسیر، ص ۸، ۹　　Muqaddimah fi Usul al-Tafsir 8,9

۴۲- البقرۃ ۲: ۱۹۶　　Al-Baqarah 2:196

۴۳- صحیح بخاری، کتاب التفسیر باب قولہ تعالیٰ (فمن کان منکم مریضا۔۔۔) حدیث ۴۵۱۷
Saheh Bukhari, Kitab al-Tafsir, Hadith:4517

۴۴ ھود، ۱۱: ۱۱۴　　Hud 11:114

۴۵- صحیح بخاری، کتاب التفسیر، باب قولہ ((واقم الصلوۃ طرفی النہار۔۔۔)) حدیث ۴۶۸۷
Saheh Bukhari, Kitab al-Tafsir, Hadith:4687

۴۶- البقرۃ ۲: ۲۰۴　　Al-Bqarah 2: 204

۴۷- جامع البیان، ۴/ ۲۳۲　　Jami' al-Bayan 4/232

۴۸- المائدہ ۵: ۳۸　　Al-Maaidah 5: 38

۴۹- الاتقان، ۱/ ۱۲۴　　Al-Ittiqan 1/124

۵۰- المدخل لدراسہ القرآن الکریم، ص ۱۵۸
Al-Madkhal lidirasah al-Quran al-Karim, p 158

۵۱- الاتقان ۱/ ۱۲۸　　Al-Ittiqan 1/128

۵۲- والضحیٰ ۹۳: ۱-۲　　Al-Zuha 93: 1-2

۵۳- صحیح بخاری، کتاب التفسیر، باب (ماودعک ربک وما قلی) حدیث: ۴۹۵۰
Saheh Bukhari, Kitab al-Tafsir, Hadith:4950

۵۴- یہ عورت حرب کی بیٹی اور ابولہب کی بیوی ام جمیل تھی۔ دیکھئے ابن حجر، فتح الباری ۸/ ۷۱۰
Ibn Hajar, Fath al-Bari, 8/710

۵۶- فتح الباری، ۸/ ۷۱۰　　Fath al-Bari, 8/710

۵۷- الاتقان، ۱/ ۱۳۰　　Al-Ittiqan 1/130

۵۸- بنی اسرائیل ۱۷: ۸۵　　Bani Israil 17:85

۵۹- صحیح بخاری، کتاب التفسیر، باب (ویسئلونک عن الروح) حدیث ۴۷۲۱
Saheh Bukhari, Kitab al-Tafsir, Hadith: 4721

۶۰- سنن ترمذی، کتاب، تفسیر القرآن باب ومن سورۃ بنی اسرائیل، حدیث: ۳۱۴۰

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

Saheh Tirmazi, Kitab Tafsir al-Quran, Hadith 3140

۶۱۔ الاتقان، ۱/۱۳۰　Al-Ittiqan 1/130

۶۲۔ ایضاً　Ibid

۶۳۔ النور، ۲۴: ۶-۹　Al-Noor 24: 6-9

۶۴۔ صحیح بخاری، کتاب التفسیر، باب((ویدروا عنها العذاب ان تشهد اربع شهدت باللہ---)) حدیث: ۴۷۴۷
Saheh Bukhari, Kitab al-Tafsir, Hadith: 4747

۶۵۔ ایضاً باب قولہ عزوجل (والذین یرمون ازواجهم---)، حدیث: ۴۷۴۵
Ibid, Hadith 4745

۶۶۔ النووی، المنهاج شرح صحیح مسلم بن الحجاج، بیروت، دار احیاء التراث العربی، ۱۳۹۲ھ، ۱۰/۱۲۰
Al-Nawavi, Al-Minhaj sharh Shaeh Muslim bin al-Hajjaj, Dar Ihya al-Turath al-Arabi, 1392AH, 10/120

۶۷۔ فتح الباری، ۸/۴۵۰　Ibn Hajar, Fath al-Bari, 8/450

۶۸۔ الاتقان، ۱/۱۳۲　Al-Ittiqan 1/132

۶۹۔ ایضاً　Ibid

۷۰۔ بیهقی، دلائل النبوۃ و معرفہ احوال صاحب الشریعہ بیروت، دار الکتب العلمیہ ۱۴۰۵ھ، ۳/۲۸۸؛ مستدرک، ۳/۲۱۸
Baihqi, Dalail al-Nubuwwah wa Ma'rifah ahwal Sahib al-SHariah, Dar al-Kutub al-Ilmiyyah Bairut, 1405AH, 3/288; Mustadrik , 3/ 218

۷۱۔ سنن ترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب ومن سورۃ النحل، حدیث: ۳۱۲۹
SunanTirmazi, Kitab Tafsir al-Quran, Hadith 3129

۷۲۔ الاتقان، ۱/۱۳۰　Al-Ittiqan 1/130

۷۳۔ البرہان، ۱/۵۴　Al-Burhan 1/54

۷۴۔ ایضاً، ۱/۵۵　Ibid, 1/55

۷۵۔ الاتقان، ۱/۱۳۵　Al-Ittiqan 1/135

۷۶۔ الاحزاب ۳۳: ۵۳ الایۃ---- مستدرک، ۲/۴۵۱　Al-Ahzab 33:53

۷۷۔ ال عمران ۳: ۱۹۵　Al-Imran 3: 195

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۷۸۔ سنن ترمذی، کتاب التفسیر، باب و من سورۃ النساء، حدیث: ۳۰۲۳

SunanTirmazi, Kitab Tafsir al-Quran, Hadith 3023

۷۹۔ النساء۳۲:۴　Al-Nisa, 4: 32

۸۰۔ سنن ترمذی، کتاب التفسیر، باب و من سورۃ النساء، حدیث: ۳۰۲۳

SunanTirmazi, Kitab Tafsir al-Quran, Hadith 3023

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.